

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمعیل ایم۔ اے
۱۸ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسٹنٹ

پادری ایچ۔ ای۔ وائلی صاحب
ایس۔ ٹی۔ ایم ایمپرس روڈ لاہور } مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے۔ تمام مضامین و اشتہارات برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۷ء	نمبر ۴۳

مسدّسِ مِنّت

گذشتہ سے پیوستہ

واقع ہوں قحط کال پڑیں سرزمیں پر — یکساں اثر ہو بوریہ و شہ نشین پر
غلبہ ہو بھوک کا ہو کہین و مہین پر — دنیا پہ ہو یقیں نہ بھروسہ ہو دین پر
جوع البقر غذائی خنازیر تک بڑھے
معرفت پسر کے تن کی تفسیر تک پڑھے

آغاز ابتلا و صعوبت ابھی یہ ہے — آساں یہ مشکلات ہوں دقت ابھی یہ ہے
تم کو ستائیں لوگ مصیبت ابھی یہ ہے — آئیگو نخل ظلم کی ساعت ابھی یہ ہے
بھائی کو بھائی باپ کو بیٹا کرائے قتل
بیٹے کو باپ پیش کریگا برائے قتل

میرے ہی نام کے سبب ایسا کرینگے ظلم — گستاخ ہیں یہ بے ادب ایسا کرینگے ظلم
تم کو کرینگے جاں بلب ایسا کرینگے ظلم — دہ لینگے ہیکلے دم وہ تب ایسا کرینگے ظلم
ٹھوکر جو کھائینگے حجر اختلاف سے
جھوٹے نبی بھی آئینگے لاف و گزاف سے

بے دینی بڑھکے جوش محبت کو کرے سرد — ٹھوں چوہے جونک بنکے عداوت ہونگے زرد
ہمدرد کون کس کا ہو جب ہو نہ دل میں درد — ہو راہ و رسم لطف و مدارات گرد برد
بغض و نفاق و کینہ و رشک و حسد بڑھے
جنگ و جدال شور و شر و پیچ و کد بڑھے

مژدہ ہو بادشاہت حق کا جہاں میں — گونجے صدائے خوشخبری آسمان میں
بازار ہاٹ پینٹھ مکان و دکان میں — تعلیم درس و وعظ میں شخصی بیان میں
تقریر و بحث و گفتگو و قیل و قال میں
ڈسپنسری میں سرجری میں ہسپتال میں

اندھوں کو اندھے خانوں میں پہنچیگی یہ خبر — اور کوڑھیوں کے کانوں میں پہنچیگی یہ خبر
دنیا کی کل زبانوں میں پہنچیگی یہ خبر — مردانوں میں زنانوں میں پہنچیگی یہ خبر
گرجوں میں پلپٹوں سے یہ ہونگی بشارتیں
پہنچائینگی یہ مژدہ مشن کی عمارتیں

اس سے یہ ہے غرض کہ یہ حجت تمام ہو — انجیل کی گواہی پئے خاص و عام ہو
کیسا ہی ہو کلیم نہ تاب کلام ہو — اس قضیہ کی نجات جہاں حد تمام ہو
تب کوئی عذر غیر سماعت نہ لائیگا
پھر اس کے بعد خاتمۂ دہر آئیگا

تب وہ جو دانیال نبی نے بیاں کیا — و گیارہ بارہ بابوں میں جسکو عیاں کیا
مکروہ لفظ عام تھا وہ بر زباں کیا — لیکن کراہیت سے نہ تھے پر گماں کیا
پس اس سبب سے طبیب و طاہر مسیح نے
خود بھی کیا نہ چینہ کو ظاہر مسیح نے

استادہ دیکھو جب اسے اقدس مقام پر — جائز نہیں روا نہیں جس کا وہاں گذر
پڑھتا ہے جو اسے وہ سمجھ جائے خود بشر — بھاگو یہودیہ سے پہاڑوں پہ لو مفر
اسباب خانہ لینے کو اترو نہ بام سے
دم لیکے بھاگ جاؤ جو بہتر ہے دام سے

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک میں اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں (ایوب ۴۲ : ۵، ۶)

مثنوی صبرِ ایوب

منظومہ جناب کیدار ناتھ صاحب مت سکینہ گھنزاجپوری

مکڑی کا ہے جالا اُن کی امید
یا کھوار سکا جھالا اُن کی امید

وہ جا کہے - جانتی نہیں ہیں
پہچانے بھی - مانتی نہیں ہیں

گھر پہ کرتے تکیہ پر نہ ٹھہرے
پکڑے وہ اسے پکڑ نہ پائے
سورج کے یہ آگے تب ہرا ہے
اُسکی جڑیں پتھروں نے توڑیں
جب اپنی جگہ سے وہ اُکھڑ جائے

کیا مُردوں کا تکیہ گھر نہ ٹھہرے
اُکھڑا جیسے پیڑ جڑ نہ پائے
اور باغ میں شاخوں سے بھرا ہے
سنگ اُن کے جو تھیں گئیں مرڈ ہیں
جیسے کوئی پہلوان پچھڑ جائے
بد ہیں کہاں کر تلاش اُن کی

راہ اُس کے لئے یہی رہی ہے
جب یہ ہے زمیں سے یوں اُکھڑتا
سچوں کو کرے خدا نہ مردود
بھر دے وہ ہنسی تیرے دہن میں
رکھیں جو کینہ تجھ سے کینہ
نابود ہے بود و باش اُن کی

سچوں رنج کرے - خوشی یہی ہے
ایک اور ہے اس میں جڑ پکڑتا
بدکاروں کی یاوری ہے مفقود
قہقہہ ہو لبانِ خندہ زن میں
ہو شرم سے آگینہ سینہ

ایوب کا اعتراض سے اغماض

بولا ایوب مانتا ہوں
کیونکر انساں (جو سچ سے بھاگے)
لب کھولے جو بحث پر خداوند
وہ دل سے ہے عقلمند و دانا
کس نے کیا سامنا اکڑ کے
محسوس نہ ہو پہاڑ ٹالے
سرکا دے زمیں کو اسکی جا سے
طالع نہ ہو آفتاب بے حکم
پھیلائے ہیں آسمان اُس نے
رکھتا ہے قدم سمندروں پر
اس سے ہیں بنات نعش و جبار
خلوت خانے جو ہیں دکن کے
افزوں ہیں قیاس سے عجائب
دیکھوں نہ وہ پاس سے اُتر جائے
چھینے وہ تو کون اس کو روکے
مغرور ہیں اس کے جو مددگار
میں کیا ہوں جو دوں جواب سُنکر
صادق بھی جو واقعی میں رہتا

سچ یونہی یہ ہے میں جانتا ہوں
صادق ٹھہرے خدا کے آگے
منہ اس سے مباحثہ میں ہو بند
اور زور میں بھی تو ہے توانا
بچ نکلا ہے اُس سے کون لڑ کے
بے حس ہوں جب اُن پہ قہر ڈالے
تھرائیں ستون ہلکے پا سے
چمکیں نہ ستارے گر نہ دے حکم
تنہا ہی دیئے ہیں تان اُس نے
موج اُس کے اُسکے بندروں پہ
یہ اس سے ثریا ہے نمودار
ہیں منظرِ خاص اس کے فن کے
زائد ہیں شمار سے غرائب
جانوں نہ قریب سے گذر جائے
کیا کرتا ہے کون اسکو ٹوکے
دبتے ہیں غضب کا دیکھ کر بار
یا بحث میں باتیں لاؤں چنکر
جھوٹا نہیں تب بھی کچھ نہ کہتا

اپنے منصف کی کر کے منت
کرتا میں سوال نام لیتا
مانا - وہ سنی ہزار کرتا
آندھی سے مجھے اُٹھاتا ہے وہ
فرصت نہیں دیتا دم کو دم کی
پُر زور ہے زور کی کہوں کیا
انکار عدالت اب کرے کون
لب بولے جو لفظِ بے گناہی
میں راست بنوں جو اپنے دم سے
مانا - مرا دل ہے صدق آگیں
زیبا ہے کروں نہ اس میں تقریر
انسان ہیں راست پاک یا رہت
اسے کاش کہ ناگہانی آتا
بے جرم پڑے وبال جاں پر
یہ زیر فلک بدی یہیں ہے
حکام کے منہ پہ ہے ڈھانپتا کون
سرپٹ گئے ڈاک سے برے دن
یوں زورقِ عمر جلد بہ جائے

کر سکتا ہیں معذرت پہ بہت
نامی ہے مجھے جواب دیتا
پر میں تو اعتبار کرتا
اور زخم بہت لگاتا ہے وہ
تلخی بھرتا ہے مجھ میں غم کی
شوریدہ ہوں شور کی کہوں کیا
دعوے کو گر طلب کرے کون
ثابت کرے منہ ہی رو سیاہی
ثابت ہو کج روی قدم سے
واقف ہے خدا نہیں میں خود بیں
ہو جسم کی طرح جاں کی تعقیب
ہوں دونوں ہلاک بے گر دکات
کوڑا مجھے مار کر گراتا
ہنستا ہے وہ ایسے امتحاں پر
ہاتھوں میں شریر کے زمیں ہے
وہ ہی نہیں تو وہ سرا ہے کون
سرکیں بھی تو نہ اب سکوں گن
جیسے کوئی تیز رو جہاز آئے

نور افشاں

مطبوعہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۷ء

یادِ رفتگان

مرحوم پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ آنجہانی

جب سے نور افشاں معرضِ ظہور میں آیا اُس وقت سے آج تک اس میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں واجب التعظیم ہستیوں کے وفات نامے نکل چکے ہیں یا شائع ہو چکے ہیں جن پر نور افشاں اظہار افسوس کرتا رہا ہے لیکن واجب التعظیم ڈاکٹر ویری وہ ہستی تھے جن کے وفات نامہ کو شائع کر کے نور افشاں اپنے اظہار افسوس کا سلسلہ ختم نہیں کر سکتا کیونکہ مرحوم ڈاکٹر ویری اور نور افشاں میں باپ بیٹے کا رشتہ تھا۔ نور افشاں ڈاکٹر ویری کی وفات پر جس قدر اظہار افسوس کرے اسقدر کم ہے۔

صحرائے عرب و افریقہ میں اگر کوئی قوم پانی اور دودھ کی بہم رسانی کے لئے اپنے فرزندوں کو ماشکی بنا کر بھیجے کہ وہ وہاں پیاسوں کو مفت پلائیں اور اُن کی جانیں بچائیں اور وہ فرزند وہاں جا کر صحرا میں ندیاں اور نالے اور نہریں جاری کر کے جنگل بیابان اور صحرا کو تالاب بنا ڈالیں۔ ایسے فرزندانِ قوم کے ہر ایک فرد کی جو قدر و قیمت بادیہ نشین آبادی کے دل میں ہو سکتی ہے وہی قدر و قیمت ہمارے دلوں میں ہر ایک امریکن مشنری کی ہے۔ جن میں سے مرحوم ڈاکٹر ویری ایک ہیں۔ جنکی وفات پر ہمیں اس لئے افسوس ہے کہ آپ کی نیک و پاک کوششوں کا دور تمام ہو گیا۔ جو آپ اہل پنجاب کے لئے کیا کرتے تھے۔ امریکن مسیحیت کی زندگی کے پانیوں سے بھرے تھے۔ آپ اپنی زندگی بھر وہ پانی ہم پنجاب کے پیاسوں کو پلاتے رہے اور آپ کی اس جانفشانی کی خدمت سے ہزاروں پنجابی زندگی کے مہلک خطروں سے بچ کر جینے کے قابل ہو گئے ہیں بجا طور سے آپ کی وفات پر افسوس ہے جس کے ساتھ ہی ہم آپ کی زندگی اور زندگی کی خدمات کے لئے خدا کا شکر بھی کرتے ہیں۔

ہر ایک امریکن مشنری کی طرح جو ہندوستان میں اپنی مسیحی خدمت بھی انجام دے چکا ہے اور فی الحال انجام دے رہا ہے۔ ڈاکٹر ویری صاحب اور مرحومہ مسز ویری صاحبہ اس سنٹ پنجاب کی دعا اور بلاہٹ کا جواب ہو کر پنجاب میں تشریف فرما ہوئے تھے۔ جو ماہ نومبر ۱۸۶۵ء میں انبالہ شہر میں فراہم ہوئی تھی۔ آپ نے بلاہٹ مذکور کو قبول فرما کر ۱۸ اکتوبر ۱۸۶۷ء کے روز ریفائز نامی جہاز پر بوسٹن شہر سے روانگی شروع کی تھی اور ۲۰ مارچ ۱۸۶۸ء کے روز کلکتہ پہنچے تھے۔ وہاں سے آپ سیدھے راولپنڈی تشریف لائے تھے وہاں دو سال تک مشن سکول راولپنڈی کے مینیجر رہے تھے۔ اس کے بعد مشن نے آپ کو لودھیانہ میں تبدیل کر دیا اور لودھیانہ مشن پریس کے آپ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور ۱۸۸۳ء میں آپ کی تبدیلی سہارنپور ہو گئی کہ آپ وہاں جا کر سہارنپور علم الٰہی کے مدرسہ کو شروع کریں یا اُس کی بنیاد ڈالیں۔ اس کے بعد بھی تا عمر فرلو کے لئے امریکہ تشریف لے گئے اور کئی سال تک وہاں کسی معزز عہدے پر سرفراز ہو کر کام کرتے رہے لیکن آپ کا تشریف لے جانا ۱۸۸۷ء اور ۱۸۸۹ء کے درمیان تھا۔ پھر آپ کو پنجاب کی مسیحی خدمت کی محبت نے کھینچا آپ پھر ہندوستان تشریف لائے اور لودھیانہ میں مقیم ہوئے۔ جہاں سے آپ پھر ہمیشہ کے لئے ۱۹۲۱ء میں امریکہ تشریف لے گئے اور ۵ اکتوبر ۱۹۲۷ء کے روز دار فانی سے دار البقا کو روانہ ہو گئے جہاں ہمیشہ خوشیوں کی سیری ہے۔

مرحوم ڈاکٹر ای ایم ویری جسمانی طور سے قد و قامت کے پورے تھے۔ صورت و شکل میں نہایت شکیل و وجیہ تھے۔ قوت جسمانی میں پہلوان معلوم ہوا کرتے تھے۔ دماغ میں تلخی و تندی و گرمی مطلق نہ تھی۔ سرد مزاج تھے۔ رحم دلی اور غریب پروری طبیعت میں ابھرا ہوا وصف تھا خوش خلقی کے ساتھ متانت و سنجیدگی عجیب انداز کی پائی جاتی تھی۔ بلند حوصلگی اور کام میں سرگرمی ہمیشہ قائم رہی۔ دوستوں کے آخری دم تک دوست رہے مگر مخالفوں کے کبھی بدخواہ نہ ہوئے۔ آپ کا دفتر ہر ایک درجہ اور لیاقت کے لوگوں کے لئے کھلا تھا۔ انسان کی ہر خوبی کو پہچاننا۔ اُسے بڑھانے کی کوشش کرنا آپ کا عام پسندیدہ کام تھا۔ کاہلی اور سست مزاجی سے آپ کو کمال نفرت تھی کسی انسان کی بد دیانتی سے ایک دم بیزار ہوا کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کو سدھرنے کا زیادہ موقع دیا کرتے تھے۔ آپ کی معروفیتیں کثیر تھیں۔ آپ مشن سکولوں کے مینیجر بھی رہے۔ مشنری انچارج ہو کر دورے بھی کرتے رہے۔ سہارنپور کے مدرسہ علم الٰہی میں معلم بھی رہے۔ مشن پریس لودھیانہ کے اور اخبار نور افشاں کے مینیجر بھی رہے۔ لودھیانہ میونسپل کمیٹی کے صدر بھی رہے۔ لودھیانہ کلیسیا کے پاسٹرل ورک میں بڑا حصہ لیتے رہے۔ کرسچین بوائز ہائی سکول لودھیانہ کے پرنسپل بھی رہے۔ اس کے سوا آپ تصنیف و تالیف کے کام میں ہمیشہ معروف رہے آپ امریکن مشن کے پہلے خادم تھے جنہوں نے اسلامی لٹریچر کا خود مطالعہ کیا تھا اور اس پر بہت کتب تصنیف فرما کر شائع کی تھیں۔ اسلام پر جو کچھ آپ نے لکھا اس میں سے ترجمۃ القرآن۔ جس میں تفسیر القرآن چار جلد انگریزی میں گنجینۂ اسلام جس کا اردو میں آپ لافانی تصنیفات ہیں۔ اُردو میں درجنوں رسالوں کے سوا جو آپ نے تصنیف فرمائے نور افشاں خود آپ کی نشانِ یادگار ہے تاریخ کلیسیا جس کا اردو میں اور آور مشن ان انڈیا انگریزی میں آپ کی غیرفانی تصنیفات میں بلکہ آپ کی تمام زندگی اعلیٰ درجہ کی معروفیتوں کا مجموعہ تھی۔ جسکی وجہ سے ہم آپ کو پنجاب میں مسیحی لٹریچر کا باپ کہہ سکتے ہیں۔

اس کے سوا آپ اپنی رائے کے پختہ تھے جس بات پر اڑ جایا کرتے تھے آسانی سے اُسے ترک نہ کیا کرتے تھے۔ بڑے بڑے معاملوں میں آپ کی رائے عموماً درست ہوتی تھی ۱۹۱۴ء میں جب یورپ کی عالمگیر جنگ شروع ہوئی تو راقم الحروف لودیانہ میں پاسٹر کے فرائض انجام دیا کرتا تھا۔ ایک روز آپ سے ملاقات کی غرض سے آپ کی کوٹھی پر گیا اور اس فکر و تشویش کا اظہار کیا جو جنگ کی وجہ سے ہو رہی تھی۔ نہایت بیباکی اور لاپروائی سے فرمانے لگے کہ تم کو اس جنگ سے بالکل گھبرانا نہیں چاہئے کیونکہ تم انگریزوں کی حفاظت میں ہو اور اس جنگ میں فتح یقیناً انگریزوں کو حاصل ہوگی کیونکہ انگریز اپنا زور جنگ کی ابتدا میں نہیں بلکہ انتہا میں دکھایا کرتے ہیں۔ چنانچہ چار سال کے بعد دنیا نے انگریزی فتح کے ہی ڈنکے بجتے سُنے اور خود ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب نے فتح کی شادمانی دیکھی تھی۔

ہمارے واجب التعظیم ڈاکٹر ویری کی زندگی کی خدمات کا اور آپ کی مسیحی زندگی کا اثر اس اختصار میں پیش نہیں کیا جا سکتا ہے ہم اس قدر گواہی دے سکتے ہیں کہ آپ کی زندگی اور زندگی کی خدمات کا اثر مسیحیوں سے لیکر ہندو مسلمانوں تک اور اعلےٰ سے ادنےٰ لوگوں تک وسیع تھا جیسے ضلع لودیانہ کے اور خاصکر لودھیانہ شہر کے باشندے بھول نہیں سکتے ہیں۔ آپ کی عظیم الشان شخصیت اور مسیحی خدمت کا نقش و اثر دیر تک قائم رہیگا۔

ہم یہ کہنے کی بھی جرات کرتے ہیں کہ گو مرحوم ڈاکٹر ای۔ ایم ویری عرصہ دراز تک اپنی زندگی کی خدمات سے سہارنپور اور لودھیانہ میں لوگوں کو متاثر کرتے رہے تھے تاہم بھی مقامات مافوق کے ہندی اور پنجابی دوستوں کی محبت سے خود بھی متاثر ہوتے رہے تھے جب آپ ۱۹۲۱ء میں ہمیشہ کے لئے پنجاب سے رخصت ہو کر امریکہ تشریف لے گئے تو وہاں سے اپنے پنجابی دوستوں کو ہمیشہ یاد فرماتے رہے۔ جن صاحبان کو آپ خط لکھتے رہے ان میں سے ایک راقم الحروف بھی ہے۔ خاصکر احمد شاہ فیمل سے تو آپ کی خط و کتابت برابر جاری رہی۔ جب آپ نے ہمارے واجب التعظیم بزرگ پادری احمد شاہ صاحب جگرانوی کی وفات کی خبر اپنی بیٹی مسز کمکلی صاحبہ ہوشیارپور سے پائی تو آپ نے ۸ جنوری ۱۹۲۶ء کے روز احمد شاہ صاحب کے خاندان کو ایک نہایت طویل چٹھی لکھی جو احمد شاہ خاندان کے تمام میمبروں نے پڑھی۔ اس میں آپ نے اس بات کو نہایت صفائی سے ظاہر فرمایا کہ آپ اور پادری احمد شاہ صاحب صرف دوست ہی نہیں تھے بلکہ بڑے چھوٹے بھائی تھے۔ اس چٹھی کی کاپی ہمارے پاس موجود ہے جس میں ڈاکٹر صاحب نے شاہ صاحب کی زندگی کا ریویو کرتے ہوئے آپ کو اپنا بڑا بھائی حضرت ابراہام و اسحٰق و یعقوب کا سا بزرگ کہکر یاد فرمایا ہے۔ غرضیکہ ولایت تشریف فرما ہو کر آپ نے اپنے پنجابی دوستوں کو کبھی فراموش نہ کیا تھا بلکہ جاتے وقت اپنا دل پنجاب ہی میں چھوڑ گئے تھے آپ نے دیگر واجب التعظیم امریکن مشنریز کی طرح امریکہ میں جنم پایا اور اپنا جسم واپس جا کر امریکہ کی سرزمین کے سپرد کر دیا لیکن آپ کی روح اور آپ کی زندگی کی تمام قوت و طاقت اور آپ کی زندگی کی جملہ خدمات ہم پنجابی مسیحیوں کی میراث میں آئیں۔ جن کے لئے ہم خدا کا ہزار ہزار شکر کرتے ہیں اور آخر میں دعا کرتے ہیں کہ خدا آپ ڈاکٹر ویری کے تمام عزیز و اقارب کو صبر و تسلی سے معمور فرمائے اور اپنے واجب التعظیم باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

یورپ کا میلان اور خداوند کی دوسری آمد

وہ لوگ جو یورپ کے اخبارات کا بغور مطالعہ کرتے ہیں یہ بات محسوس کرنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ یورپ کی اقوام میں بے چینی اور شک بڑھ رہا ہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے عہدنامے پھر از سر نو لکھوائے جا رہے ہیں اور نیز پچھلے دنوں جو جنگ کے سامانوں کے کم کرنے کے متعلق کانفرنس ہوئی اُس کا خاطرخواہ نتیجہ نہیں نکلا یورپ کے کئی پولیٹیشن خیال کرتے ہیں کہ قومیں آئندہ جنگ کے واسطے تیار ہونے کے لئے آپس میں اتحاد کر رہی ہیں۔ یہ تمام حالات بائبل کے اس ثبوت کے مطابق ہیں جس کا ذکر مکاشفات کی کتاب میں ہے اُس سے ظاہر ہے کہ آخری بڑی لڑائی سے پیشتر دنیا میں اس قسم کے حالات کا پیدا ہونا لازمی ہے۔

علاوہ اس کے وہ لوگ جنھوں نے غزہ کے بڑے مینار کا مطالعہ کیا ہے ۱۹۲۸ء میں خواہ جنگ ہو یا نہ ہو مگر کسی نہ کسی قسم کی تکلیف دنیا پر آنیوالی ہے جو ۱۹۳۶ء تک رہیگی کم از کم ایسی علامتیں ظاہر ہو رہی ہیں جن سے کسی قدر اشارہ ملتا ہے کہ ۱۹۲۸ء میں خاص قسم کے حالات پیدا ہونے والے ہیں۔ حال میں ہی ایک اور اخبار میں ہم نے پڑھا ہے کہ تین بر اعظموں میں پانی کے طوفان کے وسیلے بہت سی جانیں ہلاک ہوئیں۔ کئی گھر بہ گئے جاپان کے ایک شہر میں تو طوفان سے ایک ہزار کے قریب آدمی مر گئے۔ طوفان کا اثر ٹوکیو اور یوکوہاما تک پہنچا ان میں کئی جانوں اور گھروں کا نقصان ہوا۔ خدا کے کلام کی نبوتوں کا مطالعہ کرنے والے اُن کو خداوند کی دوسری آمد کے نشان سمجھتے ہیں۔ کم از کم حالات ہمارے سامنے ہیں اور ہم کو اُن سے کچھ نہ کچھ سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور خداوند کے آنے کے متعلق تیار ہونے کی نسبت بہت غور و فکر کرنا چاہئے۔ (ریم داس)

انتقال پر ملال

بڑے افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء بوقت شام ہمارے بزرگ و تجربہ کار ماسٹر میلا رام صاحب موگا کی اہلیہ اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے آسمانی باپ کے پاس ہمیشہ کے آرام میں داخل ہو گئیں۔ مرحومہ کی تمام زندگی خدمت کی تھی اور ان کی خدمت اور ہمدردی کا احسان مند سارا مشن کمپونڈ بلکہ موگا شہر بھی تھا۔ لیکن خداوند کو جو پسند تھا وہی ہوا یعنی اُسکی روح کو اپنے پاس بلا لیا۔ اب ہماری خداوند سے دعا ہے کہ مرحومہ کے رشتہ داروں خاصکر ان کے کمسن بچوں کی مدد کرے اور اُن کو تسلی و صبر جمیل عطا کرے۔ (مسیح داس)

خبر ہے کہ نواب بھوپال نے اپنے جنم دن کی خوشی میں ۸۰ ہزار کا میونسپل ٹیکس معاف کر دیا ہے۔





کھڑگپور ورکشاپ کی ہڑتال

کلکتہ ۲۱ اکتوبر۔ ایجنٹ بنگال ناگپور ریلوے نے ایک اطلاع شائع کی ہے جس میں درج ہے کہ کھڑگپور میں حالات بدستور ہیں۔ ورکشاپ بند ہے۔ بیرونجات کے سٹاف پر کوئی اثر نہیں ہوا اگرچہ بے چین ملازمان ورکشاپ کی طرف سے تمام لائن پر پراپگنڈا کیا جا رہا ہے

½ ۳ کروڑ کا نیا سرکاری قرضہ

کلکتہ ۲۱ اکتوبر۔ حسب ذیل سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہے۔

کلکتہ بمبئی۔ مدراس۔ نئی دہلی۔ رنگون۔ کانپور۔ لاہور کراچی میں ۲۰ اکتوبر کو ½ ۳ کروڑ روپیہ کی تین ماہ کی میعاد کی خزانہ کی ہنڈیوں کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے ہیں۔

کیا کنور مہاراج سنگھ ڈیپوٹیشن پر جنوبی افریقہ بھیجے جائینگے

الٰہ آباد ۲۰ اکتوبر۔ کنور مہاراج سنگھ کمشنر الٰہ آباد ڈویژن جنکو مہاراج کے ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر واپس جانا تھا کل شملہ کو روانہ ہوگئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ غالباً آپ کو ڈیپوٹیشن پر جنوبی افریقہ بھیجا جائیگا۔

مہاراجہ صاحب نابھہ کی طرف سے رانی صاحبہ کلسیہ کے خلاف ½ ۲ لاکھ کے پرامیسری

نوٹوں کے متعلق دعوے

مسوری ۲۴ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ جج سہارنپور کی عدالت میں ۱۸۷۷ء کے قانون ۱۹ کے ماتحت ایک درخواست کی جو ½ ۲ لاکھ روپیہ کے گورنمنٹ پرامیسری نوٹوں کے تحفظ کے متعلق مہاراجہ صاحب نابھہ کی طرف سے رانی صاحبہ کلسیہ کے خلاف دی گئی تھی ۲۲ اکتوبر کو سماعت ہوئی ان نوٹوں میں سے دو گورنمنٹ سیکوریٹی کی صورت اور ۵۰ ہزار میسور بانڈ کی صورت میں تھے۔ مہاراجہ صاحب نابھہ کی طرف ڈاکٹر سر ہری سنگھ گوڑ مع مسٹر موتی لال بیرسٹر ڈیرہ دون مسٹر جارج جیکسن بیرسٹر لکھنؤ۔ مسٹر پونچی بیرسٹر سہارنپور پیش ہوئے فریق ثانی کی طرف سے مسٹر بے۔ ایم چٹرجی بیرسٹر ڈیرہ دون پیروی کر رہے تھے۔ مسٹر چٹرجی نے فریق ثانی کے عذرات اور پروبیٹ کے لئے درخواست پیش کی۔ عدالت نے اپیلانٹ کا بیان قلمبند کیا اور فریقین کے یہ منظور کرنے پر کہ روپیہ کے متعلق حکم امتناعی قائم ہے جج نے حلفیہ (؟) پر ڈیرہ دون میں مزید سماعت کے لئے دسمبر میں ایک تاریخ مقرر کی۔

ہر ایک ہندوستانی راجہ ہے

بمبئی ٹریڈ یونین کانگرس کے بعض ممبران کا جلسہ سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی ہال میں ہوا۔ مسٹر جی۔ اے سیٹھی کا جو جنیوا کانفرنس سے واپس آئے ہیں خیر مقدم کیا گیا۔ مسٹر سیٹھی نے بیان کیا کہ یورپ میں ہندوستان کے مزدوروں کے متعلق بالکل لاعلمی ہے وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہندوستان کا ہر ایک آدمی ایک راجہ ہے۔ وہ یقین نہیں کرتے کہ ہندوستانی مزدور ۸ گھنٹہ روزانہ تیز دھوپ میں ۴ ریزانہ اُجرت پر کام کرتے ہیں۔

نئی قسم کی فورڈ موٹر کار

ڈیٹرائٹ ۲۴ اکتوبر۔ کارخانہ فورڈ نے بالکل نئی قسم کی موٹریں تیار کی ہیں۔ یہ پرانی فورڈ موٹروں سے بالکل ہی مختلف ہے اور ۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے اور اگر ضرورت ہو تو ۶۰ میل بھی۔ نئے نمونہ کی پونے ۴ لاکھ موٹروں کے آرڈر آچکے ہیں۔ کمپنی اُمید کرتی ہے کہ ۱۱ ہزار موٹریں روزانہ بنا سکیگی۔ پُرانے نمونہ کی موٹریں ۸ ہزار روزانہ بنتی تھیں۔

ترکی تاریخ کے متعلق کمال پاشا کی چھتیس گھنٹے تک تقریر

قسطنطنیہ ۲۲ اکتوبر۔ کمال پاشا نے ترکی کی تاریخ پر تبصرہ کرتے ہوئے ۳۶ گھنٹے میں ختم آخری تقریر کی۔ جب آپ تقریر کر کے پلیٹ فارم سے اُترے تھے تو اُن کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ تقریر کے آخری حصہ میں نوجوانوں اور آئیندہ نسل کو خطاب کیا گیا تھا

ایک ۱۰۵ سال کی عمر کی استری کا انتقال

ضلع منٹگمری میں حال میں ایک مسلمان عورت کا انتقال ہوا ہے جنکی عمر ۱۰۵ سال کی تھی۔ وہ اپنے پیچھے کئی لڑکے پوتے۔ پڑپوتے چھوڑ گئی ہے۔ اُسے تندرست بہت سا حال معلوم تھا۔

کلکتہ میں جعلی لاٹریاں ڈالنے کے الزام میں چند مارواڑیوں اور دیگر اشخاص کی گرفتاری

کلکتہ ۲۴ اکتوبر۔ شمالی حصہ شہر کی پولیس نے کل بڑا بازار میں فرضی لاٹریاں ڈالنے کے سلسلہ میں مارواڑیوں اور دیگر آدمیوں کو گرفتار کیا۔ کہا جاتا ہے کہ منتظمان لاٹری نے لاٹری ٹکٹوں کی کتابیں چھپوائی ہوئی ہیں اور بھاری قیمت کی جائداد پیش کی گئی تھی ٹکٹوں کی فروخت سے وصول ہونے والی رقم میں سے کچھ فیصدی خیرات کے لئے دیا جانا ظاہر کیا گیا تھا۔ پولیس کا بیان ہے کہ کئی لاٹریاں ڈالی ہی نہیں گئی تھیں اور جو ڈالی بھی گئی تھیں اُن کے انعامات خود منتظمان ہی کو ملے تھے۔ اس قسم کا لاٹری کا ایک ٹکٹ مدراس میں ہائی کورٹ کے ایک جج کے نام بھی جاری کیا گیا تھا جس نے اُسے کمشنر پولیس کلکتہ کے پاس بھیج دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ منتظمان کو گرفتار کیا گیا۔

ہندو مسلم کشیدگی پر اظہار افسوس

مہاراجہ سرکشن پرشاد نے جو نظام کی ایگزیکیٹو کونسل کے صدر ہیں رسالہ عباسی کے سالانہ پرچہ میں ایک مضمون "قوم کے نام پیغام" کے عنوان سے شائع کیا ہے جس میں آپ نے ہندو مسلم کشیدگی پر اظہار افسوس کیا ہے اور اس کا باعث ہندو سنگٹھن اور تبلیغ کے متعلق سرگرمیاں بتلایا ہے۔

بابو جگت نرائن لال کے خلاف مقدمہ سڈیشن

پٹنہ ۲۴ اکتوبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے سکرٹری اور بہار اوڑیسہ لیجسلیٹو کونسل میں انڈیپنڈنٹ کانگرس پارٹی کے لیڈر بابو جگت نرائن لال کے خلاف جو مضمون اخبار مہاویر میں وائسرائے کی تقریر کے متعلق شائع شدہ ایک مضمون کے سلسلہ میں سڈیشن کا مقدمہ

خان بہادر حمید سٹی مجسٹریٹ پٹنہ کی عدالت میں جو مقدمہ چل رہا ہے اس میں اسوقت تک متعدد گواہان استغاثہ کی شہادت ہو چکی ہے۔

شہنشاہ جارج پنجم کے ایڈیکانگ

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ سر کوٹس آف کیمبرج ایک اپریشن کے بعد فوت ہو گئے۔ وہ ڈیوک آف ٹیک اور پرنس میری اڈیلیڈ کے بڑے صاحبزادے تھے اور شہنشاہ جارج پنجم کے ایڈیکانگ۔ (ہندے ماترم)

مشرق بعید میں بالشویکوں کا پراپگنڈا

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ اخبار مانگ پوسٹ کے بیان کے مطابق بالشویکوں نے ایک زبردست لاسلکی مستقر ولادیو اسٹک میں قائم کیا ہے۔ جہاں سے وہ مشرق بعید کے جملہ حصص کو اپنے نشر و اشاعت کے متعلق پیامات بھیجینگے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ماسکو سے جاری کی ہوئی کسی ہدایت کی جاپان کو کانوں کان خبر نہ ہوگی۔ جاپانی حیران ہیں کہ اس بڑھتے ہوئے دھاوے کو کیونکر روکیں۔

ریلوے ویٹنگ روم میں چوری

الہ آباد ۲۰ اکتوبر۔ ریلوے مجسٹریٹ الہ آباد کی عدالت میں دو یوروپین نوجوانوں کا اس الزام میں چالان کیا گیا کہ انہوں نے ایک یوروپین مسافر کا بوٹ اور دیگر چیزیں ویٹنگ روم سے چوری کیں۔ ملزموں نے صفائی میں کہا کہ انہوں نے مستغیث کو شراب سے سخت مخمور پایا۔ اس لئے اُسے سبق دینے کے لئے بعض چیزیں اُٹھالیں۔ مگر مجسٹریٹ نے یہ بیان صحیح نہ تسلیم کر کے ان سے دو دو سو روپیہ کی ضمانتیں طلب کی ہیں (پرتاپ)

بچہ کو تڑپتا دیکھکر قتل کر دیا

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ ایک نوجوان مزدور البرٹ اڈورڈ ڈویونیہ جو اپنی چار سالہ لڑکی کو مار ڈالنے کے جرم میں ماخوذ تھا عدالت چیمبرز سائز سے رہا ہونے پر عجیب عجیب نکتہ چینیاں ہو رہی ہیں۔ شہادت میں بیان کیا گیا ہے کہ لڑکی کی ماں کو گٹھیا کا مرض ہو گیا تھا۔ اور لڑکی بھی اس مرض میں مبتلا تھی۔ لڑکی کا تو تمام چہرہ پھوٹ نکلا تھا۔ اس کا باپ تمام شب اس لڑکی کی خدمت کرتا رہا اور آخر اس نے اس کو حوض میں ڈال کر قتل کر دیا۔ کیونکہ لڑکی کی تکلیف اُس سے دیکھی نہ جاتی تھی۔ جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ یہ مقدمہ ایسا ہے جس سے اس خیال کو تقویت پہنچتی ہے کہ اگر بچہ انسان ہونے کی بجائے حیوان ہوتا تو اُس کی تکلیف کا خاتمہ دُور کرنے کا لحاظ کر کے اگر مجرم اس کا خاتمہ نہ کرتا تو یہ فعل مذموم کیا جاتا اور مستحق سزا ہوتا۔ طبی شہادت سے ظاہر ہوا کہ لڑکی بچ نہ سکتی تھی جج نے لکھا کہ ڈویونیہ نے اگر بچہ کی جان لی تو اس نے بچہ کی تکلیف دور کرنے کی غرض سے ہمدردی سے ایسا کیا۔ لہذا میں اس کو بری کرتا ہوں۔

آتشزدگی کی وجہ سے اکیس آدمی مرگئے

ہیلسنگ فارس ۲۴ اکتوبر۔ مقام ٹمیر فارس میں سینما میں آگ لگ جانے سے سخت نقصان ہوا اور اکیس جانوں کا اتلاف ہو گیا۔ (ریاست)

سیام کی جنگجو مچھلیاں

سیام کی مشہور جنگجو مچھلیوں کو لڑانے کا ارادہ کیا جا رہا ہے۔ وہ نہایت جوش کے ساتھ جنگ کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ لڑائی کے وقت کانپنے لگتی ہیں۔ پہلے ان کا رنگ مٹیالا ہوتا تھا لیکن اب اُن کے رنگ مختلف اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ ان کی لمبائی تقریباً ایک انچ ہوتی ہے اور وہ لڑائی کے وقت ایک دوسرے پر نہایت زور و شور سے حملہ کرتی ہیں۔

مشرق اقصیٰ میں ان جنگجو مچھلیوں کے مقابلوں کو دیکھنے کے لئے سینکڑوں آدمی جمع ہوتے ہیں ان مقابلوں پر شرطیں لگائی جاتی ہیں۔ یہ مقابلے اس قدر خطرناک ہوتے ہیں کہ یہ مچھلیاں ایک ہی دفعہ جنگ کرنے کے بعد بیکار ہو جاتی ہیں۔

۲½ لاکھ جواہرات اڑا لینے کا مقدمہ

لکھنؤ ۲۰ اکتوبر۔ نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی طرف سے ان کے سابق مختار نواب مرزا ہادی حسن و اشندی پرشاد کے خلاف ۲½ لاکھ کے جواہرات اُڑا لینے کا مقدمہ دائر ہوا ہے اُسکی ابتدائی تحقیقات پنڈت بھیی پرشاد معرصاحب سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں اختتام پذیر ہوگی اور سٹی مجسٹریٹ نے ان کو خیانت مجرمانہ کے الزام میں زیر دفعات ۱۲۰ (ب) و ۴۰۹ تعزیرات ہند سشن سپرد کر دیا۔

زیور کے لئے بھتیجی کو کنوئیں میں ڈال دیا

لکھنؤ ۲۰ اکتوبر۔ مہابیر نامی ملزم نے زیور کے لالچ سے اپنی پانچ سالہ بھانجی یا بھتیجی کو کسی حیلہ سے ساتھ لے جا کر کنوئیں میں ڈال دیا تھا اور بعد ازاں اس کا زیور ۹ روپیہ پر کسی بنئے کے ہاں رہن رکھ دیا تھا اور پولیس نے تین روز تک تلاش کرنے کے بعد لڑکی کی لاش خود مہابیر کی نشان دہی پر عالم باغ کے ایک کنوئیں سے برآمد کی تھی۔ اس کے مقدمہ کا فیصلہ کل عدالت سشن سے صادر ہو گیا۔ اور مسٹر آر سینٹ سشن جج نے مہابیر کو لڑکی کے قتل کا مجرم ثابت ہونے پر پھانسی کی سزا کا حکم سنایا۔

زیادہ ہنسنے والے کو ایک مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس پر تھوڑی دیر کے لئے سکتہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔

انگلستان میں لڑکیوں کی پیدائش کم ہو گئی ہے پارسال ہر دس ہزار نفوس کی آبادی میں ۳۵ آدمی اور صرف ۴۰ عورتیں بڑھیں

لنڈن کے خیاطوں کی دکانوں کی مجموعی لمبائی پانچ میل سے زیادہ ہے اور انگوروا دار بنانے کے لئے خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ (زمیندار)

تصحیح

گزشتہ نور افشاں صفحہ ۸ کالم ۳ میں "قیصر ہند کی بہن" کے عنوان میں سطر ۴ "سو بونامی ایک روسی مرد سے شادی کرنیکی اجازت دیدی ہو" پڑھنا چاہیئے۔



یسوع مسیح کن معنوں میں خدا کا بیٹا ہے؟

المعروف تصورِ ابنیت

کلام اللہ شریف میں دو قسم کی ابنیت بیان کی گئی ہو اور لفظ ابن اللہ کا اطلاق مختلف اصطلاحوں اور معنوں میں ہُوا ہے۔ اول مجازی یا اصطلاحی ابنیت۔ دوم حقیقی یا ذاتی و ازلی ابنیت۔

قسم اول میں (۱) فرشتوں کو بنی اللہ کہا گیا ہے۔ ایوب ۱: ۶ و ۳۸: ۷ فرشتگان کی ابنیت بحیثیت فوق الانسان ہونے کے قرار دی گئی ہے ورنہ فرشتے مخلوق اور اپنی ذاتی اصلیت میں حادث اور محدود اور خدمت گذار روحیں ہیں۔ عبرانی ۱: ۱۴ (۲) صادق اور نیک لوگ جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہی اکیلا اور زندہ اور سچا خدا ہے اور عزت اور عبادت و ستایش اسی خالق کون و مکان کی کرتے ہیں وہ بنی الوہیم کہلاتے ہیں۔ پیدایش ۶: ۲ جہاں پر خدا کے بیٹے لکھا گیا ہے وہاں پر جماعت مُومنین مراد ہے اور کفار نابنجار اور بے دین آدمیوں کو دنیا کے بیٹے کہا گیا ہے (۳) قوم بنی اسرائیل کو بھی خدا کا بیٹا کہا گیا ہے یعنی خدا فرعون شاہِ مصر کو کہتا ہے کہ بنی اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا ہے اور تو میرے بیٹے کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کرے خروج ۴: ۲۲-۲۳ اس جگہ خدا قوم یہود کو برگزیدگی اور موعود نسل اور اقوام عالم پر اُن کو فضیلت دینے کے باعث ابن اللہ کے نام سے نامزد کرتا ہے (۴) اور جن لوگوں نے مسیح موعود کو قبول کیا اور نجات کے لئے اس پر بھروسہ رکھتے ہیں اُن کو یہ حق بخشا گیا کہ وہ خدا کے فرزند ہوں یوحنا ۱: ۱۲ و ا یوحنا ۳: ۱-۲ یعنی سب مسیحی جو حقیقی ایماندار ہیں اور یسوع مسیح کو جیسا کہ وہ انجیل میں پیش کیا گیا ہے دل سے مانتے ہیں وہ خدا کے فرزند ہیں اور خداوند کی دعا میں ہمیں نمونہ بخشا گیا ہے کہ ہم خدا کو باپ کے مبارک نام سے خطاب کریں (۵) بمعروف بیٹے کی تمثیل میں خدا تمام بنی آدم کا باپ قرار دیا گیا ہے۔ وہاں بڑے بیٹے سے بنی اسرائیل اور چھوٹے بیٹے سے سب غیر قوم مراد ہیں اس لئے خدا سب کا خالق اور مالک اور پروردگار ہے اور یہ بات فلسفہ قدیم کے مطابق بھی ہے۔ اعمال ۱۷: ۲۵-۲۹۔ ابنیت کی یہ قسم مجازی اور اصطلاحی ہے کیونکہ واجب اور ممکن میں جبکہ حقیقی رابطہ اتحاد محال ہے تو ایسا رابطہ شرک و کفر میں شمار کیا جاتا ہے۔ جب خدا واجب الوجود اور قدیم ہے تو فرشتگان اور بنی آدم ممکن الوجود اور حادث محض ہو کر خدا سے حقیقی اور ازلی تعلق کس طرح رکھ سکتے ہیں؟ اور جیسا یہوداہ اسکریوطی اور دجال کو بھی ہلاکت کا فرزند قرار دیا گیا اسی قسم کی مجازی فرزندیت کا مطلب بھی یہ ہے کہ ہلاکت میں پڑینگے۔

قسم دوم۔ ازلی اور حقیقی ابنیت

خدا اپنی ذات و صفات و کمالات میں ازلی اور غیر متغیر اور لامحدود ہے اور یسوع مسیح ابن اللہ ہے اور کن معنوں میں ہے؟ (۱) وہ مولود ازلی ہے کلسیوں ۱: ۱۵ وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔ مولود میں تین باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ اول۔ وہ والد کی تشکل پر تشکل ہو۔ چنانچہ مسیح کے حق میں یہ لکھا گیا ہے کہ وہ اندیکھے خدا کی صورت ہے اور وہ اُسکی ذات کا نقش اور اُس کے جلال کا پرتو ہے۔ کلسیوں ۱: ۱۵ عبرانیوں ۱: ۳ اور وہ خود فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا یوحنا ۱۴: ۹ - دوئم۔ اُس میں انبثاق ذاتیہ ہو یعنی وہ باپ سے نکلے۔ یوحنا ۸: ۴۲ اُس کا خدا باپ سے نکلنا قدیم سے ایام الازل میکاہ ۵: ۲ - سوم۔ وہ باپ کی میراث کا وارث ہو عبرانیوں ۱: ۲ جیسے اُس ہی ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا متی ۲۸: ۱۸ مسیح نے کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ افسیوں ۱: ۲۱-۲۲ - وہ بصورت انسان مجسم ہُوا۔ اُس پر روح القدس کا نزول ہُوا۔ وہ باپ کا ممسوح و مخصوص ٹھہرا۔ جس میں پاک انسانیت و الوہیت کا ایسا اظہار ہوا جو اُسکی ابنیت کی شان کے لائق تھا۔ (۲) وہ کلمۃ اللہ ہے۔ اس کلمۂ قدرت سے خدا نے عالم بھی پیدا کئے عبرانی ۱: ۱-۲ و ۱۱: ۳ یوحنا ۱: ۱-۲ زبور ۳۳: ۶۔ یعنی کلمہ ہی عالم کی علت محدثہ ہے۔ پیدایش عالم کے باب میں حضرت موسے کلیم اللہ نے آٹھ دفعہ اس کلمہ کا ذکر کیا ہے۔ جبکی معرفت موجوداتِ عالم کا وجود ظہور پذیر ہُوا انجیل میں اس کلمہ کا نام یسوع مسیح ہے جو مجسم ہُوا یوحنا ۱: ۱۴ اور یہی کلمہ ذات الہٰی مصدرہ ہے یوحنا ۸: ۴۲ کلمہ اسم ذات ہے اور ذات الہٰی ازلی اور قدیم ہے (۳) وہ محبوب ازلی ہے۔ خدا ہی تعالےٰ نے دو دفعہ آسمان سے یہ ارشاد فرمایا کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں متی ۳: ۱۷ و ۱۷: ۵ - خدا محب ازلی و قدیم ہے اور محبت خدا صفت قدیم کا نام ہے اور جب خُدا قدیم ہے تو اُسکی صفت بھی قدیم ہے اور اس کا محبوب بھی قدیم ہونا چاہئے کیونکہ خدا محب قدیم ہے اور یہ مادی عالم حادث ہے۔ پس یہ دنیا محبوب قدیم و ازلی ہو نہیں سکتی اور نیز موصوف لامحدود ہے اور اُسکی محبت کی سمائی محدود عالم میں ہو نہیں سکتی۔ اگر دنیا کو خدا کا محبوب مانا جائے تو مادی عالم کو قدیم ماننا پڑیگا اور قدامت مادہ کی قباحت لازم آئیگی اسلئے خدا کا محبوب ازلی و حقیقی یسوع مسیح ہے جو ازل سے باپ کے ساتھ تھا یوحنا ۱۷: ۲۴ (۴) وہ مظہر قدیم ہے خدا نور ہے اور نور ظہور کا متقضی ہے۔ یعنی ظہور کو چاہتا ہے صفت نور ازلی و قدیم ہے اور اس کا مظہر بھی ازلی ہونا چاہئے جس میں اس نور کا ظہور بطریق احسن واکمل ہو سکے اور مظہر ذات و صفات اور جلال و کمال میں خدا نور کے برابر ہو اور وہ مظہر ذاتِ خدا اُس کا ابن وحید المسیح موعود ہے یوحنا ۱: ۱۸ و ۱۴: ۹ - خدا کو کسی نے نہیں دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اس نے ظاہر کر دیا۔

پس ان معنوں میں یسوع ابن اللہ ہے جس سے کسی عقلمند اور محقق کو انکار نہیں ہے۔ فقط

پادری بوٹامل۔

قرآن اور ابن اللہ

قرآن عربی کا یہ فرمان ہے کہ خدا کی تو جورو کوئی نہیں پھر اس کا بیٹا کس طرح ہو گیا ہے اور قرآن کا ایک طرح سے یہ کہنا درست بھی ہے کیونکہ ذات الٰہی ان عیوب سے مطلق پاک اور منزہ ہے وہ غیر مرئی اور غیر مادی یعنی روح اور واجب قدیم ہے۔ مگر قابل غور بات یہ ہے کہ ایسے جسمانی اور انسانی ابنیت کے تصور کا الزام مصنف قرآن نے مسیحیوں پر لگایا ہے کہ وہ المسیح کو انہی معنوں میں ابن اللہ قرار دیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت نے حضرت مریم صاحبہ کو تثلیث ربانی کا ایک اقنوم سمجھ کر اور بعض مسیحیوں کو کفر عظیم کا مرتکب گردانا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ مصنف قرآن نے مسیحی عقیدہ ابنیت کے مفہوم کو مطلق نہیں سمجھا کیونکہ کسی مسیحی نے آج تک نہ خدا کی جورو اور بطریق جسمانی خدا کا بیٹا مانا ہی نہیں ہے اور نہ مریم کو تثلیث ربانی میں شامل کیا ہے کیونکہ یہ کفر و شرک اور الحاد عظیم ہے بلکہ انجیل کی تعلیم اور مفہوم ابنیت کا مطلب ہی اس کے برعکس اور الٹ ہے۔ انجیل میں باپ سے مراد ماں کا شوہر نہیں ہے بلکہ منبع الوہیت کا نام باپ ہے اور بیٹے سے مراد جورو کا بیٹا ہے۔ بلکہ خدا کے کلمہ قدیم اور ذات الٰہی کے مصدور اور مظہر قدیم اور ازلی کا نام ابن ہے اور یہ روحانی اور باطنی تعلق ہے اور وہ انسانیت جو خدا کے محبوب ازلی نے اختیار کی اس کو کلام الٰہی میں کامل اور بے نقص انسانیت کو خدا کا ظرف قرار دیا گیا ہے۔ اگر لفظ باپ اور بیٹا جسمانی اور ظاہری مادی محاورات سے نامزد کرنے سے ذات الٰہی کی روحانی صفات کے منافی ہیں تو کتب سماویہ تمام اور قرآن میں بھی خدا کو وجود عنصری کے محاوروں میں پکارا گیا ہے۔ مثلاً خدا کا منہ ہاتھ کان آنکھیں وغیرہ اجزاء انسانی سے تشبیہہ دی گئی ہے تو اس سے یہ ظاہر تو نہیں ہوتا کہ وہ ہمارے جیسے اجزاء عنصری سے مرکب ہے بلکہ ان کا مفہوم وہی ہے جو اسکی الوہیت کی شان کے شایاں ہے۔ اس طرح باپ اور بیٹا کا رشتہ مخلوق رشتوں جیسا نہیں بلکہ

سو اقنوم اول ثانی کیلئے بطور مثال کے ہے۔ ویسے ابنیت کے بارے میں قرآن کا مفہوم ناقص اور محض کورا ہے اور الٰہی فلسفہ اور غیر مادی تصور نہیں ہے۔ پادری ٹوپامل۔

زنانہ میڈیکل سکول (لدھیانہ)

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

مریضوں کی خبر گیری ان اشرف و اعلیٰ پیشوں میں سے ہے جسے عورتیں اختیار کر سکتی ہیں اور فن طبابت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو ذات پات یا عقیدہ یا اعلیٰ مجلسی حیثیت کو صدمہ پہنچانے والا ہو۔ اس میں نہ صرف بنی نوع انسان کی تکلیف دور کرنے کا موقع ملتا ہے بلکہ ایک باعزت ذریعہ عورتوں کی طبی امداد کا انتظام سہولت سے ہو سکے۔ اس انتظام میں ان لڑکیوں کو جو فن طبابت کو اپنا مستقل پیشہ بنانا چاہیں کام کرنے کا وسیع موقع ملیگا عورتوں کو طبابت سکھانے کے لئے لودھیانہ میں "پنجاب میڈیکل سکول فار ویمن" موجود ہے جو "ڈمنیز کرسچین میڈیکل کالج" سے ملحق ہے اور بلا امتیاز مذہب و ملت عورتوں کا صوبجاتی میڈیکل سکول ہے۔ اس میں وہ لڑکیاں جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی کا میٹریکولیشن امتحان یا اس کے مساوی درجہ کا کوئی امتحان پاس کیا ہو سب اسسٹنٹ سرجن جماعت میں داخل ہو سکتی ہیں۔ وہ لڑکیاں جنہوں نے مڈل سکول کا سارٹیفکیٹ حاصل کیا ہو انہیں بطور "ڈسپنسر" تربیت دی جاتی ہے۔ جو عورتیں کوئی دیسی زبان لکھ پڑھ سکتی ہوں انہیں "نرس دایوں" اور "مڈوائف" کے طور پر تربیت دی جاتی ہے۔ ان پڑھ عورتوں کو دایوں کا کام سکھایا جاتا ہے۔ جو لڑکیاں میڈیکل پیشہ اختیار کرنا چاہیں ان کے لئے مندرجہ ذیل سہولتیں مہیا کی گئی ہیں:-

(۱) پنجاب زنانہ میڈیکل سکول لودھیانہ اور اسکے ملحقہ ہسپتال کے عملہ میں بیشتر عورتیں ہیں۔ اس میں پردہ کی بندشیں ملحوظ رکھی جاتی ہیں۔

(۲) تمام طلبا کے مذہبی عقائد کا نہایت احترام کیا جاتا ہے۔

(۳) سکول کے وسیع ہوسٹل میں غیر عیسائی طلبا کے لئے علیحدہ کمرے مخصوص کئے گئے ہیں۔

(۴) کھانا پکانے کا انتظام علیحدہ ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں کے لئے ایک برہمن کھانا پکاتا ہے مسلمان طلبا کے لئے علیحدہ باورچی ہے۔

(۵) گورنمنٹ اور پنجاب کی مختلف مقامی مجالس (لوکل باڈیز) نے چند وظائف بھی مہیا کئے ہیں۔ جنکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(الف) بیس سے ساڑھے ستائیس روپیہ ماہوار کا وظیفہ چار سال کے سب اسسٹنٹ سرجن کلاس میں داخل ہونے والے طلباء کو دیا جاتا ہے۔

(ب) جماعت "ڈسپنسری" کے طلباء کے لئے سولہ روپیہ پہلے سال اور اٹھارہ روپیہ ماہوار دوسرے سال کیلئے

(ج) "نرس وائف" کلاس کے طلباء کے لئے پندرہ روپیہ ماہوار کا وظیفہ دو سال کے لئے۔

(د) دائیوں کے لئے سات سے دس روپیہ ماہوار کا وظیفہ۔ وظائف کی تعداد جو منظور کی گئی ہے وہ ان امیدواروں کے لئے کافی ہے۔ جو ہر سال مختلف جماعتوں میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔

(۶) کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی۔ طلباء کو مفت داخل کیا جاتا ہے

(۷) دس دس روپیہ ماہوار کی مالیت کے وظائف ہر سال ان لڑکیوں کو بطور انعام دئے جاتے ہیں۔ جو میٹریکولیشن امتحان پاس کرنے کے بعد سب اسسٹنٹ سرجن کلاس میں طبابت سیکھنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ یہ وظائف لڑکیوں کو بلا امتیاز مذہب اس وقت دئے جاتے ہیں جب وہ اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کا امتحان پاس کریں۔ ان وظائف کی میعاد دو سال ہے اور وہ صوبہ ہذا میں کسی منظور شدہ ہائی سکول کے طلباء کو دئے جاتے ہیں۔

(۸) تمام طلباء کو اپنے ڈپلومے حاصل کرنے کی غرض سے قابلیت پیدا کرنے میں یکساں مدد دی جاتی ہے

(۹) صوبہ ہذا میں سند یافتہ میڈیکل عورتوں کی ملازمت کے کافی گنجایش ہے اور اس ضمن میں ہر ایک جماعت کے لئے ملازمت کی شرائط حسب ذیل ہیں۔



سب اسسٹنٹ سرجن

تنخواہ ۔ زنانہ سب اسسٹنٹ سرجنوں کے لئے تنخواہ کا کوئی مستقل پیمانہ مقرر نہیں لیکن عام طور پر ان کو شروع میں ایک سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جاتی ہے جو ۱۰ روپیہ سالانہ کی ترقی سے ۱۳۰ روپیہ ماہوار تک پہنچتی ہے اس کے بعد ان کو ۱۵۰ سے ۱۷۵ روپیہ ماہوار تک ترقی بھی مل سکتی ہے بشرطیکہ ان کا کام اطمینان بخش ہو۔ علاوہ انہیں ان کو اقامتی مکان مفت ملتا ہے یا اس کے عوض کرایہ ملتا ہے اور انہیں ہسپتال میں کام کرنے کے بعد پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت بھی ہے۔

ڈسپنسر

تنخواہ ۲۵ روپیہ سے ۵۰ روپیہ ماہوار تجربہ کے لحاظ سے دی جاتی ہے۔ اقامتی مکان مفت یا اس کے عوض کرایہ ملتا ہے۔

نرس دائیاں

تنخواہ ۲۵ روپیہ سے ۴۰ روپیہ ماہوار۔ علاوہ انہیں اقامتی مکان مفت یا اس کے عوض میں کرایہ ملتا ہے۔ نیز انہیں ہسپتال میں کام کرنے کے بعد پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت ہے۔

دائیاں

تنخواہ بیس روپیہ (۲۰) سے پینتیس روپیہ (۳۵) ماہوار علاوہ انہیں اقامتی مکان مفت یا اُس کے عوض میں کرایہ ملتا ہے۔ نیز خاص اوقات کے لئے انہیں پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت ہو۔

نوٹ

مفصل حالات پنجاب زنانہ میڈیکل سکول لدھیانہ کے پراسپکٹس میں درج ہیں جس کی کاپی پرنسپل صاحبہ کو درخواست کرنے پر مفت مل سکتی ہے +

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ ڈیلی ایکسپریس کو معلوم ہوا ہے کہ سرجنگ و رتھنگٹن ایونیس نے جو ہندوستان آنے کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں نے اس ارادہ کو فسخ کر دیا ہے۔ (زمیندار)

غیر ممالک میں ٹیکنیکل تعلیم

پنجابیوں کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی امداد

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ذیل میں کچھ اختصار کے ساتھ وہ شرائط بیان کی جاتی ہیں جن کے ماتحت پنجاب گورنمنٹ ایسے ملازمین یا طلبا کو (جنکو پنجابی ہونے کی صورت میں ترجیح دیجائیگی) ٹیکنیکل تعلیم کے نصف مصارف دینے کے لئے تیار ہو۔ جنکی سفارش پنجاب کے کسی صنعتی کارخانہ کے مالک نے صاحب ڈائرکٹر محکمہ صناع کے پاس کی ہو اور گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہو اور جنہیں انگلستان یا کسی اور یورپین ملک میں تعلیم حاصل کرنا ہوگی۔ اپنا کورس ختم کرنے پر جو عام طور پر تین سال سے متجاوز نہیں ہوگا۔ ملازم یا طالبعلم مذکور کو ہندوستان واپس آنے پر مالک مذکور کے پاس کم از کم پانچ سال تک ملازمت کرنی پڑیگی۔

فی الحال یہ رعایت ایک وقت میں دو ملازموں یا طلبا تک محدود رہیگی۔

گورنمنٹ امیدواروں کا انتخاب کرتے وقت متعلقہ صنعت کے لئے پنجاب میں گنجایش اور امیدواروں کی قابلیت ذہانت سابقہ تربیت اور صنعت مذکور میں اُسکی دلچسپی کو مدنظر رکھیگی۔ منتخب کردہ امیدوار کو اپنی جسمانی قابلیت کا طبی سارٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا۔

گورنمنٹ اور صنعتی کارخانہ کا مالک مذکور باہم ملکر انتخاب کردہ امیدوار کو جو مواجب دینگے اُن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) دو سو پونڈ سالانہ غیر ملک میں قیام اور طعام کے لئے نصاب ختم کرنے کی تاریخ تک یا اُس کے بعد کی ایک ایسی تاریخ تک جسے صاحب ہائی کمشنر ہند منظور فرمائیں۔

(ب) یونیورسٹی کالج یا دیگر تعلیمی فیس وغیرہ جس کا اندازہ پہلے سال کے لئے ایک سو پونڈ دوسرے سال کے لئے ۱۵۰ پونڈ اور تیسرے سال کے لئے ۱۵۰ پونڈ ہے۔

(ج) ابتدائی مصارف کے لئے اسی پونڈ کا مقررہ الاؤنس۔

(د) یورپ تک کا سفر خرچ بہ تفصیل ذیل۔

(۱) جہاز میں دوسرے درجہ کا کرایہ (۲) ہندوستان میں دوسرے درجہ کا کرایہ ریل (۳) انگلستان میں تیسرے درجہ کا اور برِ اعظم یورپ میں دوسرے درجہ کا کرایہ ریل

(ہ) جس ملک میں تعلیم حاصل کرنی ہو وہاں تک آمد و رفت کے متعلق اتفاقیہ اخراجات جو آنے اور جانے کی صورت میں دس دس پونڈ ہونگے مندرجہ ذیل مواجب کے علاوہ صاحب ہائی کمشنر ہند مندرجہ ذیل زائد الاؤنس بھی منظور فرما سکتے ہیں۔

(الف) قیام و طعام کے خرچ کے علاوہ بونس جو اشیا کے نرخ کے مطابق گھٹتا بڑھتا رہیگا اُس کی موجودہ مالیت ۴۰ پونڈ کے قریب ہے۔

(ب) تعلیمی نصاب کے سلسلے میں ممالک یورپ میں سفر کرنے کا خرچ جس کا تعین صاحب ہائی کمشنر ہند کرینگے۔

(ج) جس ملک میں امیدوار تربیت حاصل کر رہا ہو اس کے علاوہ کسی اور ملک میں سفر کرنے کے متعلقہ زائد الاؤنس بشرطیکہ صاحب ہائی کمشنر نے ایسے سفر اور زائد الاؤنس کی منظوری دی ہو اور زائد الاؤنس کو ضروری سمجھتے ہوں۔

(د) پرائیوٹ ٹیوشن کے لئے الاؤنس بشرطیکہ خاص حالات میں صاحب ہائی کمشنر نے اس کی خاص منظوری دی ہو۔ باقی تمام خرچ مثلاً کتابوں یا

اونسواروں وغیرہ کے لئے کوئی زائد الاؤنس نہیں دیا جائیگا۔

امیدواروں کا انتخاب عمل میں آنے سے پہلے متعلق کارخانہ کے مالک کا فرض ہوگا کہ وہ گورنمنٹ پنجاب کو مبلغ ۳۰۰۰ روپیہ ادا کرے جو امیدوار مذکور کے پہلے سال کا خرچ قیام و طعام اور تعلیم ہوگا اور اس کے علاوہ یورپ جانے کے نصف مصارف اور ابتدائی مصارف یعنی اسی پونڈ کا نصف ادا کرے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ گورنمنٹ پنجاب کے حسب اطمینان اس امر کی ضمانت دے کہ وہ آیندہ سال کا نصف خرچ دیتا رہیگا۔

جب صاحب ہائی کمشنر ہند صاحب ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت کو مطلع فرمائینگے کہ انتخاب کردہ امیدوار کی تربیت کا انتظام کر دیا گیا ہے تو اس وقت امیدوار مذکور کو یورپ بھیجا جائیگا۔ انتخاب کردہ امیدواروں کو لنڈن میں صاحب ہائی کمشنر ہند کی زیر نگرانی اور مندرجہ ذیل قواعد کا پابند رہنا ہوگا۔

(۱) تمام سرکاری وظیفہ خواروں کو لازم ہے کہ وہ صاحب ہائی کمشنر ہند اور ان لوکل ایڈوائزرز کی ہدایت و مشورہ کے مطابق عمل کریں جو آکسفورڈ و مانچسٹر۔ ایڈنبرا اور گلاسگو کی یونیورسٹیوں میں متعین ہیں۔

(۲) ہر وظیفہ خوار انگلستان پہنچتے ہی صاحب ہائی کمشنر ہند (محکمہ تعلیم) ۴۴ گروسونر گارڈنز لنڈن۔ ایس ڈبلیو۔ ۱ سے ملے۔ نوواردوں کے اقامت کا انتظام ۲۱ کرامویل روڈ ساؤتھ کنسنگٹن لنڈن ایس ڈبلیو ۷ میں کیا گیا ہے۔

(۳) ہر وظیفہ خوار اپنے کام کے متعلق لوکل ایڈوائزرز کی ہدایتوں پر چلے۔

(۴) ہر وظیفہ خوار وقتاً فوقتاً لوکل ایڈوائزر کی خدمت میں ان کی حسب منشا اپنی ترقی اور کام وغیرہ کے متعلق اپنے کالج یا یونیورسٹی کے متعلقہ افسر کا سارٹیفکیٹ پیش کرے۔

(۵) ہر امیدوار انگلستان جانے سے پہلے ایک تحریری ضمانت اس امر کی پیش کریگا کہ میں اپنے مقررہ تعلیمی نصاب کو مکمل کرنے کی انتہائی کوشش کرونگا اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرونگا اور صاحب ہائی کمشنر ہند کی ہدایت پر عمل پیرا ہونگا۔

(۶) ہر امیدوار اپنے کام کی ڈائری رکھیگا جسے وہ اپنے ہر ٹرم کے اختتام پر اپنے لوکل ایڈوائزر کے سپرد کریگا۔ لوکل ایڈوائزر اس ڈائری کو صاحب ہائی کمشنر ہند کی وساطت سے پنجاب گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کریگا۔

(۷) طلبا کو سال میں تین ہفتوں کے علاوہ باقی تعطیلات کے ایام میں عملی کام جاری رکھنا ہوگا۔

(۸) تعطیلات کے دوران میں طالب علم صاحب ہائی کمشنر کی خاص منظوری سے برّ اعظم یورپ میں اپنے کام کے متعلق جا سکتا ہے۔

نوٹ۔ مکمل قواعد و ضوابط کی انگریزی کاپی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب سے طلب کی جا سکتی ہے۔

چین میں مشنری حالت

پادری اے۔ ایم چرگوں صاحب ایم۔ اے نے "ایس۔ ایس کرانیکل" نامی اخبار میں اس سوال کے جواب میں کہ "کیا مسیحیت چین میں زندہ رہیگی؟" بہت ہی دلچسپ تعداد و شمار شائع کی ہے اور فرماتے ہیں کہ دو سال ہوئے کہ چین میں تمام فرقوں اور مختلف قوموں کے مشنریوں کی کل تعداد جو وہاں کام کر رہے تھے آٹھ ہزار سے زیادہ تھی لیکن آجکل اُن کی تعداد بمشکل سے تین ہزار ہوگی۔ آٹھ ہزار سے پانچ ہزار تو اپنے ملک امریکہ کو واپس بلائے گئے ہیں جن میں سے بہتوں کا خیال ہے کہ وہ واپس نہ آ سکینگے۔ چار سو سے پانچ سو تک جاپان۔ کوریا اور سٹریٹ سٹیلمنٹ کو چلے گئے ہیں۔ جہاں وہ چینی زبان اور رسم و دستورات کو سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اچھی طرح سے تیار ہو کر جہاں تک جلد ممکن ہو چین میں اپنے اپنے کام پر جلد واپس آ جاویں۔ اُن تین ہزار مشنریوں میں سے جو اب تک چین میں ہیں پندرہ سو کے قریب صرف ایک بندرگاہ شانگھے میں ہیں اور ایک ہزار دوسرے بندرگاہوں کے شہروں میں چلے گئے ہیں اور باقی پانچسو کے قریب ملک کے اندرونی شہروں میں ہیں۔ ان پانچ سو میں سے بہت سے اپنی خوشی اور رضامندی سے قسم قسم کے خطرے کی جگہوں میں رہتے ہیں تاکہ چینی مسیحیوں کی جو بڑی تکلیفات کی حالت میں ہیں مدد کر سکیں۔

کئی جگہ ایسی ہیں جہاں سے مشنری امریکن قونسل کی درخواست سے واپس بلائے گئے ہیں۔ تو بھی ان جگہوں میں چین کے دیسی مسیحی برابر اپنی جماعتی عبادت کو جاری رکھتے ہیں اور کئی جگہ جہاں پہلے میڈیکل کام ہو رہا تھا اور اب وہاں کوئی میڈیکل مشنری یا نرس چھوڑا نہیں گیا چینی میڈیکل اسسٹنٹ برابر کام کر رہے ہیں۔ چین میں کئی جگہ ایسی ہیں جہاں گلیوں میں عبادت خانے ہیں۔ اُن میں بھی باوجودیکہ مخالفوں کی طرف سے بذریعہ اشتہارات اور دھمکیوں کے اُن کو مکرّر عبادت کرنے سے منع کیا جاتا ہے برابر اکٹھے ہو کر عبادت کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہو کہ باوجود ایسی سخت مخالفت کے مسیحی عموماً مایوس اور گھبرائے ہوئے نہیں ہیں بلکہ اپنی عبادتوں کا کام برابر کر رہے ہیں۔ ایسے حالات کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ مسیحیت کی چین کی زندگی میں داخل ہو چکی ہے اور خواہ مشنری صاحبان اُس ملک میں رہیں یا نہ رہیں وہ ضرور زندہ رہیگی۔

پریم داس

لارڈ برکن ہیڈ کا جانشین

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ "ڈیلی نیوز" رقمطراز ہے کہ غالباً وائی کاؤنٹ کیو خرابی صحت کی وجہ سے اپنے منصب سے جلد سبکدوش ہو جائینگے۔ نیز اس کی رائے میں اسباب کا امکان ہے کہ لارڈ برکن ہیڈ لارڈ ہائے چانسلر مقرر کر دیئے جائینگے اور اُن کی جگہ سر ارتھر سیلبنڈ وزیر ہند کے عہدہ پر فائز ہونگے۔

(زمیندار)



پنجاب کا محکمۂ ماہی گیری

گذشتہ سے پیوستہ

مچھلیوں کی افزائش نسل

اس امر کا افسوس کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے کہ ماڈھوپور کے ماہی گیر فارم میں "مرل" مچھلی کی افزائش کے لئے جو تجربات کئے گئے وہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوئے۔ لہذا اب یہ تجویز ٹھہری ہے کہ مرل کی بجائے مہاسیر کی طرف بیش از بیش توجہ دی جائے۔ چھناواں میں جاری بارش پڑ جانے کے باعث "کارپ" مچھلی کی افزائش نسل کا تجربہ بھی ادھورا رہا۔ امید ہے کہ وہاں کے تالاب میں خاص اصلاح کے مکمل ہونے پر آئندہ بہتر نتائج مترتب ہونگے۔

ٹراوٹ مچھلی

کلو میں شکاریوں کو "ٹراوٹ" کا شکار بکثرت ملتا رہا یہ معلوم کرنا اطمینان بخش ہے کہ علاقہ کلو میں دریائے بیاس اور اس کے معاونین میں ٹراوٹ کی بڑی کثرت ہے اسکی افزائش نسل کا انتظام ریاست بشاہر کے دریائے بسپا میں بھی کیا ہے اور "رستہ رنگی" اور "بھوری" ٹراوٹ کا گروہ بھی لائی گئی ہے۔

ماہی گیروں کی انجمن ہائے امداد باہمی

محکمۂ ماہی گیری نے ماہی گیروں کی انجمن ہائے امداد باہمی بنانے میں بڑی مدد کی ہے۔ یہ انجمنیں ان کی بہبودی اور ان کے حقوق و مفاد کے تحفظ کے لئے لازمی ہیں۔ بدقسمتی سے حیثیت ٹیکس کا وقت آخری مسئلہ اس تحریک کی راہ میں حائل رہا۔ محکمۂ ماہی گیری کی درخواست پر حکام نے یا تو یہ ٹیکس معاف کر دیا ہے یا اس میں تخفیف کر دی ہے۔ اب کوئی وجہ نہیں کہ کواپریٹو سوسائٹیاں اپنا کام زیادہ سرگرمی سے جاری رکھیں۔

آمدنی اور خرچ

محکمۂ مذکور کی یہ کوشش رہی ہے کہ اپنا خرچ خود پورا کر سکے۔ یہ معلوم کرنا اطمینان بخش ہے کہ امسال اس محکمہ کو اتنی کامیابی ہوئی ہے۔ جسکی معقولیت کے ساتھ توقع کی جا سکتی ہے۔ تحقیقاتی کام پر جو ابھی نفع آور نہیں ہوا۔ جو خرچ ہوا اُس سے قطع نظر محکمہ کی آمدنی اور خرچ قریباً برابر رہا۔ تحقیقاتی شعبہ کے مصارف کو نکال کر باقی خرچ ۵۱۹۲۹ روپیہ ہوا اور آمدنی ۵۰۹۰۳۔ یہ تناسب اس اعتبار سے بہت اطمینان افزا ہے کہ صوبہ پنجاب میں محکمہ ماہی گیری ابھی تک تجرباتی منزل پر ہے۔

لاہور چرچ کونسل

لاہور چرچ کونسل کا ششماہی اجلاس ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء سے ۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء تک فیروزپور چھاؤنی کے مشن احاطہ میں منعقد ہوتے رہے۔ بہت ضروری اور دلچسپ مضامین پر بحث ہونے کے بعد ریزولیوشن پاس ہوئے۔ امید ہے کہ چرچ کونسل کے سٹینڈنگ کلارک پادری اے خیراللہ صاحب مشنری پھلور ضروری ریزولیوشن نورافشاں میں شائع کرانے کے لئے بھیجکر تمام مسیحی ناظرین کو فائدہ پہنچاوینگے۔ پریم داس

ضرورت

غیر مسیحی لڑکیوں کے سکول کے لئے ایک ایس وی۔ ٹرینڈ استانی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ ۳۰ روپیہ ماہوار۔ تین روپیہ سالانہ ترقی سے مبلغ ساٹھ روپیہ تک۔ درخواستیں مع نقول اسناد بنام مس بی۔ جے ہارڈی صاحبہ بمقام جگادھری ضلع انبالہ روانہ فرمائیں۔

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ آج مسٹر نیلوس سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مرزا غلام نقشبند مدیر ترجمان کے خلاف مقدمہ میں مزید شہادت استغاثہ دی اور مقدمہ آئندہ پیشی پر ملتوی کر دیا گیا۔ (زمیندار)

کرسچن اینڈ یو پنجاب یونین کو خوشخبری

اشتہار

پیارے ناظرین ہماری سی۔ ای سوسائٹی یعنی سی۔ ای سنسارپور ضلع جالندھر کی مدت سے یہ آرزو تھی کہ ہم اپنی سی۔ ای سوسائٹی کی طرف سے ایک بھجن و غزلوں کی کاپیاں چھپاویں۔ سو آج خداوند یسوع مسیح کے فضل سے ہم نے دو کاپیاں بنام نغمہ مسیح چھپوائیں ہیں جس میں ہر ایک رنگ کا گیت غزل بھجن مثلاً۔ میرے مولا بلالو مدینے ڈھول میرا گھر بیکھی دی لوڑ۔ یہ چوڑی گراں دے نہ جاریا تونہ بچہ ابھی نہ۔ ان رنگوں کے علاوہ تمام قسم کے رنگ کا گیت وغیرہ مل سکتا ہے گویا کوزہ میں دریا بند کر دیا ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ ہاں ہم اتنا مزید لکھینگے کہ جہاں ایک کاپی نغمہ مسیح کی پہنچی دھڑا دھڑ درخواستیں آنی شروع ہونگی لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف ۶؍

نوٹ۔ ہم اپنے پنجاب سی۔ ای سکریٹریان صاحب کو بذریعہ اس اشتہار اطلاع دیتے ہیں کہ بنام نغمہ مسیح کاپیاں خاص کر سی۔ ای سوسائٹیوں کے لئے تیار کی گئی ہیں سو ہر ایک سی۔ ای کے سکرٹری کا فرض ہے کہ وہ ان کاپیوں کا اپنی سی۔ ای میں رکھنا ضروری فرض سمجھیں۔ ایک روپیہ سے کم کتابیں بذریعہ وی۔ پی نہیں بھیجی جا سکتیں قیمت کے ٹکٹ ارسال فرماویں۔

کتابیں منگوانے کے پتے۔

(۱) خاکسار فقیر مسیح پریزیڈنٹ سی۔ ای سنسارپور۔ ضلع جالندھر

(۲) بنتا رام ٹھیکیدار۔ سگنل کمپنی۔ کوئٹہ چھاؤنی ملک بلوچستان

تابعدار۔ ولیم مسیح۔ سی۔ ای سکرٹری سنسارپور۔ ضلع جالندھر

حال وارد کوئٹہ (بلوچستان)

جسٹس ولیپ سنگھ کے رخصت جانے کے لئے لاہور ہائیکورٹ کا ایڈیشنل جج بننے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔

نورافشاں کا حوالہ دیجئیے

آرڈر رجسٹر کرا لیجئے

پادری سلطان محمد پال صاحب کی نئی تصنیف

میں کیوں مسیحی ہوگیا۔ مصنفہ پادری مولوی سلطان محمد پال صاحب افغان۔ جس میں آپ کے ترک اسلام اور قبول مسیحیت کی وجوہ نہایت دلچسپ اور آسان پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں۔ یہ کتاب تیسری بار دو ہزار کی تعداد میں ۱۹۲۶ء کے آخر میں چھپی اور ۵-۶ ماہ کے ہی اندر سب کی سب فروخت ہوگئی قیمت ۲ر۔

بیگناہ نبی۔ مصنفہ ڈاکٹر رڈس صاحب مرحوم۔ یہ ٹریکٹ سال گذشتہ پانچ ہزار چھاپا گیا مگر اب ۲-۳ سو کے قریب باقی ہے جو چند روز میں بک جائیگا قیمت صرف ۳ پائی ہے

ڈاکٹر کالیچرن چیٹرجی نے کیوں مسیحی دین قبول کیا } یہ ٹریکٹ تیسری بار ۱۹۲۶ء میں دو ہزار چھپا ہے اور اب سب کا سب ختم ہو چکا ہے قیمت صرف ۶ پائی ہے

ایک عجیب پیشین گوئی۔ اس ٹریکٹ کی ۲ ہزار جلدیں ۱۹۲۶ء میں چھپ کر فروخت ہوگئیں۔ اس میں خداوند مسیح کی اس پیشینگوئی کے پورا ہونے کا حیرت انگیز دلچسپ بیان ہے کہ انجیل کی منادی سب قوموں میں اور دنیا کی انتہا تک کی جائیگی قیمت ۶ پائی۔

روزافزوں مانگ

کی خاطر اب ان چاروں رسالوں کو پھر چھاپنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ چونکہ سینکڑوں کی تعداد میں فی الفور بک جاتے ہیں۔ اس لئے قدردان اصحاب اپنے آرڈر ابھی درج کرالیں تاکہ شائع ہوتے ہی بھیج دیئے جائیں۔

(نوٹ) **میں کیوں مسیحی ہوگیا**۔ کا انگریزی ترجمہ بھی بقیمت صرف فی جلد ۴ر سے مل سکتا ہے۔

راحت افزا

قاضی خیراللہ صاحب کی عبادتی اور ٹمپرنس نظموں۔ گیتوں اور بھجنوں کا مجموعہ صفحہ ۳۲-۱ر

المشتہر

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی
انارکلی۔ لاہور۔

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار زنانہ معلمات اسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے

تخمینہ خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری کا اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فی صدی غیر مسیحی بھی داخل ہوسکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ چرخہ ۱عہ سے ۱لله تک اور کرکو نول عہ سے ہے تک مل سکتا ہے۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

مجرب علاج ۱۳

دمہ کا شرطیہ علاج

دمہ خشک ہو یا تر۔ نیا ہو یا پرانا۔ شرطیہ دوا ہے دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہوکر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ

بخار کی حکمی دوا

اس کے استعمال سے روزانہ۔ تیئیہ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ (۱۲ر)

تاپ تلی یا طحال کی لاثانی گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصل حالت پر آجاتی ہے۔ نہایت مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

المشتہر

ڈاکٹر اے ای ایئن اوبیڈایہ۔ خورجہ
ضلع بلند شہر

مسٹر جگدیش چند۔ بوس نے حال ہی میں سائنس کی ایک نئی تحقیقات کی ہے۔

براہین نیرہ ۱۳

یہ رسالہ اہل اسلام کے دعوئ تحریف بائبل کا نہایت مکمل اور محققانہ جواب ہے۔ جس میں تاریخی لاتردید دلائل سے ثابت کیا ہے کہ الزام تحریف بائبل کامل طور سے بے بنیاد ہے۔ اور جو ہمارے بھائیوں کی تمام غلط فہمیوں اور انکے اوہام باطلہ اور الزامات خودساختہ کی قابل دید تردید کی گئی ہے اگر آپ مسیحی مبشر اور پادری ہیں اور مسلمانوں سے عموماً مذہبی گفتگو کرنیکا موقع ملتا ہو تو نہ صرف خود اس عدیم النظیر رسالہ کو مطالعہ فرمائیں بلکہ اسکی متعدد جلدیں خرید کر اپنے تمام شناساؤں میں اس فرودی ہتھیار سے مسلح کردیں جو کہ آپ صاحبان کی ہر موقع پر کامل دستگیری کریگا۔ کتابت طباعت عمدہ سپید کاغذ سفید چکنا قیمت ۱۲ر محصول ڈاک ہے بہت جلدی کیجئے ورنہ ختم ہونے پر اسکی ایک جلد آپ کو کسی قیمت پر دستیاب نہ ہوگی۔

مکافات عمل شہنشاہ روم نیرو کے عہد سلطنت کی پردرد اور دل ہلا دینے والی داستان بطرز ناول۔ عبارت کی شستگی۔ محاورات کی نمکینی مضمون کی دلچسپی۔ طرز ادا اور محاکات کی خوبی قابل دید ہے ایک بار پڑھیئے سے اگر آپکی زبان ہر سوں نہ چٹخارے نہ لے تو ہمارا ذمہ۔ قیمت فی جلد ۱۲ر محصول ڈاک ۴ر

ملنے کا پتہ ڈاکٹری مولوی حشمت اللہ شاہ بیگ۔ پی ایل ایل اینڈ ایل ایم ایس۔ بی تعصو۔ کوٹ پیرانوالہ ضلع لاہور پنجاب۔

پادری ایچ۔ ای ڈائل صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم مینیجر نورافشاں امپریس روڈ لاہور کیلئے پنجابی پریس لاہور باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرو پرائٹر چھپا +